رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

اَلفضلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَن یَّشَاءُ • عَسٰی اَن یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اخبار الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر: غلام نبی — قیمت تین پیسے

جلد ۲۹ | ۵ ماہ نبوت سنہ ۱۳۲۰ ہش | ۱۴ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۱ھ | ۵ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۵۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ نبوت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج پاؤں میں نقرس کا درد رہا۔ اور بخار کی سی کیفیت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی نزلہ اور گلہ کی خرابی کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پیشاب کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت آج دُوسرا نفلی روزہ رکھا گیا۔ تیسرا روزہ بروز جمعرات ۶ نومبر کو رکھا جائیگا۔ بیرونی احباب کو بھی اس بارے میں خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس دفعہ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے میں دوستوں نے بہت اخلاص سے کام لیا ہے۔ اور گزشتہ سال کی نسبت اس سال کی وصولی ابتدائی ایام میں زیادہ رہی ہے۔ مگر اکتوبر سے اس میں کمی آگئی ہے۔ اور جو زیادتی وصولی ہوئی تھی۔ اس کی نسبت میں فرق پڑ گیا ہے۔ اب ایک ماہ سال ہفتم کی تحریک پر سال گزرنے میں رہ گیا ہے اور ان دوستوں کا فرض ہے کہ جو اب تک اپنا وعدہ ادا نہیں کر سکے کہ وہ خاص زور لگا کر اس کمی کو پھر زیادتی میں بدل دیں۔ میں تحریک جدید کے مجاہدوں سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ توجہ کر کے جلد سے جلد اپنے وعدوں کو پورا کر دیں گے۔

ان دوستوں نے جو اپنے وعدے ادا کر چکے ہیں۔ اپنا فرض ادا کر دیا۔ اب ان کی باری ہے۔ جو اب تک ادا نہیں کر سکے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ بھی اخلاص میں دُوسروں سے کم نہیں ہیں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے عمل سے میرے اس ظن کو پورا کر دیں گے۔ انشاء اللہ۔

پس اے دوستو! ہمت کرو۔ اور اپنے آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ مل جاؤ۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کی مدد کرے۔ آمین۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ

قادیان میں اسلامی شان کی عید

جناب سلیمان اشرف صاحب ایم اے جنرل سکرٹری مجلس اسلامیہ لاہور نے "ترکی میں عید کس طرح منائی جاتی ہے!" کے عنوان سے ایک مضمون "زمیندار" ۲ نومبر ۴۱ء میں لکھا ہے۔ جس میں "استنبول" کی عید کو اپنے ملک ہندوستان کی عید کے مقابلہ میں "ایک امتیازی حیثیت" دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"یہاں کے امراء و رؤسا عید کے ایک ہفتہ پہلے مناسب و معقول رقمیں محلہ کے بیت المال میں جمع کرتے ہیں۔ بیت المال کا رئیس محترم محلہ کے پریشان حال نادار اور اہل حاجت لوگوں کی ایک فہرست مرتب کرتا ہے۔ اور بجٹ کا لحاظ رکھ کر ہر ایک کے پاس ایک مناسب رقم بھیج دیتا ہے۔ اس امداد و اعانت میں کسی سعی و سفارش کی ضرورت پیش نہیں آتی!"

اس کے بعد نماز عید پڑھتے۔ خطبہ میں نہایت اہم اور ضروری قومی اور وطنی مسائل بیان کرنے کسی قومی ضرورت کے لئے روپیہ جمع کرنے کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:-

"یہ ایک آزاد قوم کا افسانہ تھا۔ اور ایک خود مختار ملک کی عید تھی۔ ہمارے بدنصیب وطن میں کیا ہوتا ہے۔ چند عشق پرست امراء و رؤساء شان و شوکت کا اظہار کرتے ہیں۔ راحتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور ٹھیک اسی ساعت غریبوں کے گھروں میں صف ماتم بچھی ہوتی ہے۔ اور آنسوؤں کے بوجھ سے ان کی آنکھیں جھکی ہوتی ہیں!"

بلاشبہ یہ نہایت افسوسناک امر ہے۔ کہ مسلمان اہم سے اہم اسلامی تیوہار بھی اسلامی شان کے ساتھ منانا بھول گئے۔ مگر اس کے ساتھ یہ خوشی کی بات بھی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو جماعت قائم کی ہے۔ وہ عید کی تقریب اسلام کے منشاء کے مطابق مناتی ہے اور اس کا مکمل نظارہ قادیان میں دیکھا جا سکتا ہے۔

استنبول میں تو امراء و رؤسا عید سے قبل مناسب و معقول رقمیں محلہ کے بیت المال میں غرباء کے لئے جمع کرا دیتے ہیں۔ لیکن قادیان میں عید سے ہفتہ عشرہ قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت ہر ایک احمدی اپنے خاندان کے ہر ایک فرد کا خواہ کوئی ایک دن کا بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ مقررہ شرح سے فطرانہ حساب کر کے مقامی بیت المال کے کارندوں کے سپرد کر دیتا ہے اسی طرح تمام محلوں میں رقوم جمع ہونے کے بعد امام وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دی جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی حضور کے ارشاد کے ماتحت ہر ایک محلہ کے حاجت مندوں کی فہرستیں بھی۔ اب کے فطرانہ کے پورے صاع کی قیمت ۵ ر اور نصف ۲.ر مقرر ہوئی تھی۔ امراء اور صاحب توفیق اصحاب نے اپنے گھر کے ہر ایک فرد کے لئے ۵ ر فی کس اور دوسروں نے ۲.ر فی کس رقم جمع کر کے ادا کی اور عید سے قبل نقدی اور خوردنی اشیاء غرباء اور محتاجوں کے گھروں میں پہنچا دی گئیں چنانچہ قادیان کے ۱۳ محلوں میں ۵۷ سیر ۲½ چھٹانک سویاں۔ ۵۷ سیر ۲½ چھٹانک کھانڈ اور ۲۲۸ سیر ۳

چندہ جلسہ سالانہ جلد ادا کریں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے امسال چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ۲۵۵۰۰ ہزار روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں سے اب تک ایک معتد بہ حصہ وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ وصولی کی رفتار بہت غیر تسلی بخش ہے اب چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور انتظامات شروع ہو چکے ہیں جن کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا تمام عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنا اپنا چندہ جلسہ سالانہ وصول کر کے ارسال فرمادیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے انتظامات میں کسی دقت کا سامنا نہ ہو۔ ناظر بیت المال

نظارت تعلیم و تربیت سے متعلقہ ماہواری رپورٹیں

نظارت ہذا ذیل میں حسب وعدہ ان جماعتوں کے نام شائع کرتی ہے۔ جن کی طرف سے گزشتہ ماہ کی رپورٹ موصول ہو چکی ہے۔ جو جماعتیں باقاعدگی سے رپورٹیں نہیں بھیجتیں۔ مہربانی کر کے وہ توجہ فرمائیں۔ اور ہر ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ بھجوا دیا کریں۔ قادیان (۱) حلقہ مسجد مبارک (۲) حلقہ مسجد دارالرحمت (۳) کوٹ احمدیان (۴) شاہ پور (۵) سرگودہا (۶) لائل پور (۷) نصرت آباد سندھ (۸) محمود آباد سندھ (۹) دارالبرکات قادیان (۱۰) کنڈ پور (۱۱) سکھر (۱۲) سیدوالا (۱۳) باڑہ سندھ (۱۴) تہال (۱۵) اوجلہ (۱۶) برگنج (۱۷) کاٹھ گڑھ (۱۸) ناصر آباد (۱۹) منور آباد (۲۰) حیدرآباد سندھ (۲۱) صوبہ ڈیرا (۲۲) احمد آباد سندھ (۲۳) کمال ڈیرہ (ناظر تعلیم و تربیت)

اخبار احمدیہ

ضرورت کتب مجھے اپنی تصنیف کردہ مفصلہ ذیل کتابوں کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس ہوں تو بھیج دیں اور قیمت سے اطلاع دیں۔ یا چاہیں تو وہی کتاب پھر واپس کر دی جائے گی۔ (۱) کفارہ (۲) واقعات صحیحہ (۳) زلزلہ
مفتی محمد صادق قادیان

ایک احمدی نوجوان کی کامیابی ڈاکٹر عبدالقادر صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس ابن میاں غلام مجتبیٰ صاحب قادیان نے ستمبر میں آخری امتحان پاس کیا ہے آپ میڈیکل کالج لاہور کے طالب علم تھے۔ انہوں نے یہ کامیابی کم سے کم عرصہ یعنی پانچ سال میں حاصل کی ہے۔ ہر سال امتحان میں کامیاب ہوتے رہے نیز انہوں نے کئی ایک امتیاز اور عزت افزائی کے سرٹیفکیٹ بھی حاصل کئے ہیں۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

درخواست ہائے دعا (۱) محمد اقبال صاحب شاہدرہ اور ان کی اہلیہ کی صحت خراب ہے۔ (۲) حاجی عبدالکریم صاحب حیدرآباد سندھ کی لڑکی اور اہلیہ بیمار ہیں (۳) محبوب عالم صاحب بردہان ضلع اٹک کی ملازمت کے سلسلہ میں بعض الجھنیں ہیں (۴) ملک شیر محمد خان صاحب بیمار ہیں (۵) محمودہ بیگم صاحبہ کوٹ رحمت خان بیمار ہیں سب کے لئے دعا کی جائے:۔

ولادت ۲۵ اکتوبر کو اللہ تعالےٰ نے میرے گھر لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ محمد بدر الحسن قادیان

دعائے مغفرت میرے والد عبدالرزاق خان صاحب جو کسی زمانہ میں قادیان میں شیر فروشی کا کام کرتے تھے۔ اسّی سال کی عمر میں فوت ہو گئے ہیں احباب کرام ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ پیار محمد خان دوکاندار قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ کا خوف ہر وقت دل پر رہے

"جب انسان خدا تعالےٰ سے غافل ہو جاتا ہے۔ اور شعائر اللہ کی پروا نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ بھی اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ اور اس شخص اور ایسی قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ چغتائی سلطنت نے جب دین سے غافل ہو کر بہائم کی سی صورت اختیار کی۔ تو پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ سلطنت جو صدیوں سے چلی آتی تھی۔ اس کا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اور ایک مشاعر پر اس کا خاتمہ ہو گیا۔ پس انسان کو ہر وقت خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے۔ کھلی اور چھپی ہوئی بدکاریاں آخر انسان پر وہ گھڑی لے آتی ہیں۔ جس کا اسے آسائش کے ایام میں وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کا خوف ہر وقت دل پر رہے۔ اور اسکی عظمت و جبروت سے ڈرتا رہے۔ اور اعمال صالحہ کی کوشش کرتا رہے۔ اور پھر دعا کے ساتھ اس کی توفیق مانگے۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید

۹ ماہ نبوت کو خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید ہے۔ اس دن آپ اپنے مقامات پر جلسے منعقد کر کے جملہ مطالبات تحریک جدید دہرائیں۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دی جائے۔ تاکہ مختلف مطالبات کے متعلق مختلف اصحاب مؤثر تقاریر کر سکیں:۔

"الفضل" کا حجم بحال کر دیا گیا

۱۲ ستمبر ۱۹۴۱ء کے پرچہ میں اخباری کاغذ کی نایابی کے باعث الفضل کو عارضی طور پر چھ صفحہ پر شائع کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک کاغذ کے حصول میں کوئی آسانی پیدا نہیں ہوئی۔ کاغذ کی گرانی اور نایابی بدستور قائم ہے۔ اور معلوم ہوا ہے لاہور میں چھپنے والے اخبارات کو اپنی روزمرہ کی ضروریات کے لئے روزانہ بصد دقت کاغذ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں کاغذ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں جو مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ اور آرہی ہیں۔ ان کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ تاہم حالات کی ناماسعدت کے باوجود الفضل کا سابقہ حجم بحال کر دیا گیا ہے۔

ہم احباب جماعت سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس نازک دور میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ اور الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں گے۔ خریدار اصحاب چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمائیں گے۔ اور کوئی دوست بھی وی پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب نہ ہوں گے۔ بقایا دار اصحاب جلد سے جلد اپنے بقائے ادا کر دیں گے۔ خدا کرے ہماری یہ توقعات پوری ہوں۔ اور ہم حوادث کا کامیابی سے مقابلہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کر سکیں۔ اللھم آمین (مینیجر الفضل)

جلسہ ڈیرووال کی تاریخوں میں تبدیلی

ڈیرووال میں ۸۔۹ نومبر کو سالانہ جلسہ کا اعلان کرایا گیا تھا جو بعض مقامی تقریبات مثلاً جلسہ تحریک جدید کی وجہ سے معززین سلسلہ کے وہاں تشریف نہ لے جا سکنے کی وجہ سے ملتوی کیا گیا ہے اب یہ جلسہ ۲۲۔۲۳ نومبر کو ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ خاکسار عبدالمجید خان سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرووال

خطبۂ نکاح

جماعت احمدیہ کو مختلف مقامات میں پھیلانے میں مصلحتِ الٰہی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی سنت کے ماتحت جو قدیم سے ماموروں کے متعلق چلی آتی ہے۔ اس نے ہماری جماعت کو بھی مختلف علاقوں میں پھیلایا ہوا ہے۔ یہ

اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنت

ہے۔ کہ الٰہی جماعتیں بطور بیج کے پھینکی جاتی ہیں۔ جس طرح ہم اگر ایک فٹ سے زمین پر دانے پھینکیں۔ تو وُہ تھوڑی سی جگہ میں پھیلیں گے لیکن اگر ایک بلند مینار پر سے پھینکیں۔ تو دُور دُور گریں گے۔ اور کسی بلند پہاڑ پر سے پھینکیں تو اور بھی دُور زمین پر پھیلیں گے۔ اسی طرح چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے

ایمان آسمان سے پھینکا جاتا ہے

وُہ ساری دُنیا پر پھیل جاتا ہے۔ ایک یہاں ایک وہاں۔ ایک کہیں۔ ایک کہیں شروع شروع میں یہ چیز الٰہی جماعتوں کے لئے بظاہر کمزوری کا موجب ہُوا کرتی ہے۔ کیونکہ جن جماعتوں کے جتھے ہوں۔ ان کو ایک طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک دائرہ میں محدُود ہونے کی وجہ سے وُہ آخر سٹ جاتی ہیں۔ مگر

الٰہی جماعتیں

دُور دُور قائم ہوتی ہیں۔ گویا ان کا بیج آسمان سے پھینکا جاتا ہے۔ اس لئے دُور دُور پھیلتا ہے۔ اور اس وجہ سے ان کی طاقت شروع شروع میں کمزور نظر آتی ہے۔ کیونکہ اس کے افراد ایک ایک دو۔ دو۔ چار چار کر کے دُور دور پھیلے ہوتے ہیں۔ اگر شروع میں وُہ سب اکٹھے ہوں۔ تو کافی طاقت ور نظر آئیں۔ مثلاً ہماری جماعت کئی لاکھ ہے۔ اور اگر یہ ساری کی ساری گورداسپور کے علاقہ میں جمع کر دی جائے۔ تو یہاں ہماری نمایاں طور پر برتری اور طاقت نظر آئے مگر اس وقت چونکہ وُہ ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے ہم کسی جگہ بھی ایسے محفوظ اور طاقتور نظر نہیں آتے۔ جتنے اگر ساری جماعت ایک جگہ ہوتی۔ تو نظر آ سکتے۔ بعض دفعہ جب الٰہی جماعتوں کو ایک جگہ جمع کرنا مطلوب ہو۔ تو اس کے لئے ہجرت کرائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی جماعت کو بھی پھیلاتا تو چاروں طرف ہے مگر پھر کسی مصلحت کے ماتحت انہیں ایک جگہ جمع ہونے کا حکم دے دیتا ہے۔ جیسے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہجرت کا حکم ہُوا۔ اور تمام یمنی۔ نجدی۔ حجازی۔ ایرانی مسلمانوں کو مدینہ میں جمع ہونے کا حکم دیدیا گیا۔ اور اس طرح وہ بات بھی پوری ہوگئی۔ کہ ایمان چاروں طرف پہونچ گیا۔ اور پھر مسلمانوں کی طاقت بھی ایک جگہ جمع ہوگئی جب ایک نجد کا مسلمان مدینہ گیا۔ تو پیچھے اس کے رشتہ دار موجُود تھے۔ ایرانی مسلمان تو مدینہ آگیا۔ مگر اس کے متعلقین ایران میں رہے۔ اور جہاں جہاں بھی کوئی مسلمان تھا۔ اس نے اسلام کا تعارف وہاں کرایا اور اس طرح چاروں طرف اشاعت کا سامان بھی ہو گیا۔ اور جتھا بھی قائم ہو گیا۔

پس الٰہی جماعتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ وُہ ایمان کو چاروں طرف پھیلاتا ہے۔ گو بعض دفعہ کسی مصلحت کے ماتحت

تمام ایمان لانے والوں کو

اکٹھا بھی کر دیتا ہے۔ مگر اس کا ذریعہ ہجرت ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی ایسا ہی ہُوا۔ مصر کے مختلف مقامات پر آپ کے ماننے والے تھوڑی تھوڑی تعداد میں موجود تھے۔ مگر پھر ان کو اکٹھا ہونے کا حکم دیا گیا۔ اور پھر ایمان کو پھیلانے کے لئے کنعان کی طرف روانہ کیا گیا۔ تا وہ مختلف قوموں اور گروہوں میں سے گزرتے ہوئے ان میں دین کو پھیلاتے جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں کو ہجرت کر کے مدینہ میں جمع ہونے کا حکم دیا گیا۔ اس میں بھی مصلحت تھی۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا۔ کہ سب کو مکہ میں ہجرت کر کے جمع ہونے کا حکم دے دیا جاتا۔ اور اس طرح سارے مسلمان اگر مکہ میں اکٹھے ہو جاتے۔ تو اس طرح بھی ان کی ایک طاقت بن جاتی۔ مگر اس طرح یہ غرض پوری نہ ہو سکتی تھی۔ کہ اسلام سارے عرب میں پھیل جائے

مکہ سے مدینہ

قریباً دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے دو سو میل کے فاصلہ پر لے گیا تا راستہ میں جو علاقے آئیں۔ ان میں اشاعت اسلام ہو سکے۔

ہماری جماعت بھی اللہ تعالیٰ نے اسی سنت کے ماتحت قائم کی ہے۔ اور

احمدی مختلف مقامات پر

پھیلے ہوئے ہیں۔ اور چونکہ یہ زمانہ جنگ کا نہیں۔ اس لئے ہجرت کا بھی حکم نہیں دیا گیا۔ صرف یہ حکم ہے کہ جن کو توفیق ملے وہ قادیان میں جمع ہوتے جائیں۔ تا سب مل کر یہاں نظام کو مضبوط کر سکیں مگر یہ حکم لازمی نہیں جن کو سامان میسر آگئے وہ تو یہاں جمع ہو گئے ہیں۔ اور جن کو سامان میسر نہیں وہ نہیں آئے۔ اسی چھینٹے میں مختلف علاقوں میں مختلف مدارج کے لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ افغانستان میں سید عبد اللطیف صاحب، نعمت اللہ صاحب اور اور کئی شہدا پیدا ہوئے۔ پھر کئی ان میں سے قادیان آگئے۔ اور ان کے ذریعہ تمام علاقہ میں تبلیغ ہو گئی۔ ورنہ کہاں ہندوستان اور کہاں افغانستان ہمارے لئے تو سرحدوں پر بھی تبلیغ کرنا مشکل تھا۔ مگر یہ

اللہ تعالیٰ کی مشیت

تھی۔ کہ وہ ان لوگوں کو سرحدوں سے پار لے گیا۔ تا اس تمام علاقہ میں تبلیغ ہو سکے۔ چنانچہ کل ہی مجھے ایک پٹھان کی بیعت کا خط آیا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ عرصہ ہُوا مَیں نے مولوی نعمت اللہ صاحب سے احمدیت کے متعلق بات سنی تھی۔ اور اس وقت سے برابر تحقیقات کرتا رہا۔ اسی اثنا میں مَیں اپنے گھر کو چھوڑ کر مختلف علاقوں میں پھرتا رہا ہوں۔ اور اب مجھے بیعت کی توفیق ملی ہے۔ اور اسی طرح ابتدائی ایام میں سیٹھ عبد الرحمٰن حاجی اللہ رکھا احمدی ہوئے ان کو مدراس میں اللہ تعالےٰ نے بیعت کی توفیق دی۔ کسی کو بہار اور کسی کو بنگال میں اور کسی کو یو۔پی میں بیعت کی توفیق نصیب ہوئی۔ اور ان سب نے اپنی اپنی جگہ پر احمدیت کو پھیلانا شروع کر دیا۔ انہی میں سے ایک

حیدر آباد کی جماعت

ہے۔ جو یہاں سے قریباً ڈیڑھ ہزار میل دُور ہے۔ بیچ میں ایک لمبا علاقہ ہے۔ جہاں نام کو بھی کوئی احمدی نہیں۔ سی۔پی کا علاقہ بیچ میں ہے۔ اس میں جتنے احمدی ہیں۔ وہ سب ملا کر بھی شاید شہر حیدر آباد کی جماعت کے برابر نہ ہوں۔ یو۔پی میں بھی بہت کم ہیں اور ان سب علاقوں کو پار کر کے اللہ تعالےٰ نے حیدر آباد میں ایک جماعت قائم کر دی اور وہاں ایسے مخلص احباب پیدا ہوئے۔ جنہوں نے احمدیت کے لئے بہت قربانیاں کی ہیں۔ اور ایثار سے کام کیا۔ وہاں جماعت مولوی محمد سعید صاحب کے ذریعہ قائم ہوئی۔ اڑیسہ میں ایک گاؤں

سنبل پور سارے کا سارا احمدی ہے

اور وہ بھی دراصل حیدر آباد کی ہی پیدا شدہ جماعت ہے۔ سید عبد الرحیم صاحب وہاں کے رہنے والے حیدر آباد آ گئے تھے۔ وہاں وہ مولوی محمد سعید صاحب سے ملے مولوی صاحب نے انہیں تبلیغ کی۔ اور بعض کتابیں بھی دیں۔ جن کے مطالعہ سے وہ احمدی ہو گئے۔ اور پھر ان کے اثر کی وجہ سے یہ گاؤں سارے کا سارا احمدی ہو گیا۔ اسوقت مَیں جس کی لڑکی کے نکاح کا اعلان کرنے والا ہوں۔ وہ حیدر آباد کے رہنے والے سیٹھ محمد غوث ہیں۔ وُہ بھی ان [illegible]

جنکا دل خدمت سلسلہ کے لئے گداز ہے۔ اور وہ اس کا بہت ہی احساس رکھتے ہیں۔ تو وہ پہلے سے احمدی تھے۔ مگر میرے ساتھ ان کی واقفیت جو ہوئی تو وہ حج کو جاتے ہوئے ۱۹۱۲ء میں ہوئی تھی۔ شائد ان کو علم ہو۔ کہ میں جا رہا ہوں۔ یا شائد وہ تجارت کے سلسلہ میں وہاں آئے ہوئے تھے۔ بہر حال ان سے میری پہلی ملاقات وہاں ہوئی۔ اور پھر ایسے تعلقات قائم ہو گئے۔ کہ گویا واحد گھر کی صورت پیدا ہو گئی۔ مستورات کے بھی آپس میں تعلقات ہو گئے۔ حج کے موقعہ پر عبدالمحی عرب بھی میرے ساتھ تھے۔ وہاں سے روانگی کے وقت سیٹھ صاحب نے ان کو بعض چیزیں دیں۔ جن میں ایک گلاس بھی تھا۔ وہ انہوں نے عبدالمحی صاحب کو یہ کہہ کر دیا تھا۔ کہ جب آپ اس میں پانی پئیں گے۔ تو میں یاد آجاؤں گا۔ اور اس طرح آپ میرے لئے دعا کی تحریک کر سکیں گے۔ غرض سیٹھ صاحب حیدرآباد کے نہایت مخلص لوگوں میں سے ہیں۔ چندہ کی فراہمی کے لحاظ سے جماعت میں اتحاد و اتفاق قائم رکھنے کے لحاظ سے انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اور بغیر اس کے کہ کوئی وقفہ پڑا ہو۔ کیا ہے۔ اور ان کے اخلاص کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ ان کو

اولاد بھی اللہ تعالیٰ نے مخلص دی ہے

بعض لوگ خود تو مخلص ہوتے ہیں۔ مگر ان کی اولاد میں وہ اخلاص نہیں ہوتا۔ مگر سیٹھ صاحب کی اولاد بھی مخلص ہے۔ ان کے بڑے لڑکے محمد اعظم صاحب میں ایسا اخلاص ہے جو کم نوجوانوں میں ہوتا ہے۔ تبلیغ اور تربیت کی طرف انہیں خاص توجہ ہے میں نے دیکھا ہے۔ ریاستوں میں تبلیغ کرنے سے لوگ عام طور پر ڈرتے ہیں۔ اور کوئی بات ہو بھی تو کوشش کرتے ہیں۔ کہ بڑے بڑے لوگوں کو اس کی اطلاع نہ ہو سکے۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ محمد اعظم صاحب کو شوق ہے۔ کہ ریاست میں کھلی تبلیغ اور اشاعت کی جائے۔ اس کے متعلق وہ مجھ سے بھی مشورے لیتے رہتے ہیں۔ اور وہاں بھی نوجوانوں میں جوش پیدا کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے لڑکے معین الدین ہیں۔ وہ بھی بہت اخلاص سے سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ کی تحریک میں بہت جد و جہد کرتے ہیں۔ ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کو مقبول بنانے کا بھی انہیں شوق ہے۔ لڑکیوں میں سے ان کی بڑی لڑکیوں کے تعلقات امۃ الحی مرحومہ کے ساتھ تھے۔ پھر ان کی چھوٹی لڑکی خلیل کے ساتھ بیاہی گئی۔ جو تحریک جدید کا مجاہد ہے۔ اس لڑکی کے امۃ القیوم کے ساتھ بہنوں جیسے تعلقات ہیں اور شروع سے اب تک اس خاندان نے ایسے اخلاص کے ساتھ تعلق رکھا اور اسے نباہا ہے۔ کہ اس میں کبھی بھی کمی نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے مخلصین کے لئے ذرائع بھی خود مہیا کر دیتا ہے۔ ان کے لڑکوں کی شادیاں بھی ایسے گھرانوں میں ہوئی ہیں۔ جو بہت مخلص ہیں۔ محمد اعظم کی شادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور فدائی صحابی

حکیم محمد حسین صاحب قریشی موجد مفرح عنبری

کی لڑکی سے ہوئی ہے۔ قریشی صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ اور ایسے مخلص تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ابتلاء سے انہیں بچایا۔ جب پہلے پہل خلافت کا جھگڑا اٹھا۔ تو خواجہ صاحب اور ان کے ساتھیوں نے لاہور کی جماعت کو جمع کیا۔ اور کہا۔ کہ دیکھو سلسلہ کس طرح تباہ ہونے لگا ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ جب میر محمد اسحٰق صاحب نے بعض سوالات لکھ کر آپ کو دیئے تھے۔ اور آپ نے جواب کے لئے وہ باہر کی جماعتوں کو بھجوا دیئے تھے۔ اس وقت لاہور کی ساری جماعت اس پر متفق ہو گئی تھی۔ کہ دستخط کر کے خلیفہ اول رضہ کو بھجوائے جائیں۔ کہ خلافت کا یہ طریق احمدیہ جماعت میں نہیں بلکہ اصل ذمہ وار جماعت کی انجمن ہے۔ جب سب لوگ اس امر کی تصدیق کر رہے تھے۔ قریشی صاحب خاموش بیٹھے رہے۔ اور کہا۔ کہ میں سب سے آخر میں اپنی رائے بتاؤں گا۔ آخر پر ان سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے بڑے زور سے اس خیال کی تردید کی۔ اور کہا۔ کہ یہ گستاخی ہے۔ کہ ہم خلیفہ کے اختیارات معین کریں۔ ہم نے ان کی بیعت کی ہے۔ اس لئے ایسی باتیں جائز نہیں۔ وہ آخری آدمی تھے۔ ان سے پہلے سب اپنی اپنی رائے ظاہر کر چکے تھے۔ مگر ان کے اخلاص کا نتیجہ تھا۔ کہ سب لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آگئی۔ اور خواجہ صاحب کے مؤید صرف وہ لوگ رہ گئے۔ جو ان کے ساتھ خاص تعلقات رکھتے تھے۔ اسی طرح میری خلافت کے ابتدائی ایام میں بھی غیر مبائعین سے مقابلہ کرنے میں انہوں نے تندہی سے حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انہی کی معرفت لاہور سے سامان وغیرہ منگوایا کرتے تھے۔ حضور خط لکھکر کسی آدمی کو دے دیتے۔ جو اسے حکیم صاحب کے پاس لے جاتا۔ اور وہ سب اشیاء خرید کر دیتے۔ گویا وہ لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایجنٹ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ان سے بہت محبت رکھتے تھے۔ لاہور کی احمدیہ مسجد بھی انہی کا کارنامہ ہے۔ دوسروں کا تو کیا کہنا۔ میں خود بھی اس کا مخالف تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ کہ یہ اتنا بڑا بوجھ ہے۔ کہ جو لاہور کی جماعت سے اٹھایا نہ جا سکے گا۔ مگر انہوں نے پیچھے پڑ کے مجھ سے اجازت لی۔ اور ایک بڑی بھاری رقم کے خرچ سے لاہور میں ایک مرکزی مسجد بنا دی۔

سیٹھ صاحب کے دوسرے لڑکے کی شادی

خان صاحب ذوالفقار علیخان صاحب

کی لڑکی سے ہوئی ہے۔ خان صاحب بھی بہت مخلص آدمی ہیں۔ اور گو وہ بہت پرانے نہیں۔ مگر پیچھے آکر بھی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے تعلقات مضبوط کئے۔ اور بڑھائے تو ان کے لڑکوں کے رشتے بھی اللہ تعالیٰ نے مخلص گھرانوں میں کرا دیئے۔ لڑکیوں کی شادیاں بھی وہ چاہتے تھے۔ پنجاب میں ہی ہوں۔ غرض امۃ الحفیظ کا نکاح تو خلیل احمد صاحب سے ہو گیا۔ جو مجاہدین میں سے ہے۔ اور سلسلہ کے ان بچوں میں سے ہے جن پر امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی قربانیوں سے سلسلہ کی ترقی کا باعث ہوں گے۔ اور

چھوٹی لڑکی امۃ الحی کے نکاح کا اعلان

میں اس وقت کر رہا ہوں۔ جو خان صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کے ایک قریبی عزیز اور شائد بھانجے محمد یونس صاحب کے ساتھ قرار پایا ہے۔ اس رشتہ میں بھی سیٹھ صاحب نے اخلاص کو مدنظر رکھا ہے۔ تمدن کے اختلاف کی وجہ سے میں ان کو لکھتا تھا۔ کہ حیدرآباد میں ہی رشتہ کریں۔ مگر ان کی خواہش تھی۔ کہ قادیان یا پنجاب میں ہی رشتہ ہو۔ تا قادیان آنے کے لئے ایک اور تحریک ان کے لئے پیدا ہو جائے۔ محمد یونس صاحب ضلع کرنال کے رہنے والے ہیں۔ جو دہلی کے ساتھ لگتا ہے۔ مگر حیدرآباد کی نسبت قادیان سے بہت نزدیک ہے۔ سیٹھ صاحب کا خاندان ایک مخلص خاندان ہے۔ ان کی مستورات کے ہمارے خاندان کی مستورات سے ان کی لڑکیوں کے میری لڑکیوں سے اور ان کے اور ان کے لڑکوں کے میرے ساتھ ایسے مخلصانہ تعلقات ہیں کہ گویا

خانۂ واحد والا معاملہ

ہے۔ ہم ان سے۔ اور وہ ہم سے بے تکلف ہیں۔ اور ایک دوسرے کی شادی و غمی کو اسی طرح محسوس کرتے ہیں۔ جیسے اپنے خاندان کی شادی و غمی کو۔ ان کی لڑکی امۃ الحی کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر محمد یونس صاحب ولد عبد العزیز صاحب ساکن لاڈوہ ضلع کرنال کے ساتھ قرار پایا ہے۔ سیٹھ صاحب نے لڑکی کی طرف سے مجھے ولی مقرر کیا ہے:۔

اس نکاح کے ساتھ ہی حضور نے ایک اور نکاح کا اعلان بھی فرمایا جو

میاں غلام حسین صاحب رہتاسی

کے ایک پوتے اور ایک پوتی کا تھا۔ حضور نے فرمایا:۔

میں نے پہلے اس کاغذ کو نہیں دیکھا تھا۔ میاں غلام حسین صاحب بھی بڑے پرانے آدمی ہیں۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت خدمت کی ہے۔ ہم بہت چھوٹے تھے۔ جب وہ نانبائی کا کام کیا کرتے تھے۔ ان کے لڑکے بھی اس وقت ہمارے ہاں ہی رہا کرتے تھے۔ اور انہوں نے ایک حصہ تک تعلیم بھی ہمارے ہاں ہی رہتے ہوئے پائی۔ ان میں سے ایک محمد حسین صاحب جن کی لڑکی کا اس ...

شذرات

لڑکیوں کی بے جا آزادی

وہ لوگ جو اسلام میں عورتوں کے پردہ پر اعتراض کیا کرتے۔ اور اسے عورتوں کی آزادی پر بہت بڑا ظلم بتایا کرتے تھے۔ آج کیا خیالات رکھتے ہیں۔ سکھ معاصر "شیر پنجاب" لکھتا ہے۔

"مغرب زدہ ہندوستانی بالخصوص پنجابی ہندو اور سکھ یورپ کی اندھا دھند تقلید کی رَو میں بے طرح بہے جا رہے ہیں۔ لڑکیوں کو لڑکوں کے شانہ بشانہ تعلیم دلا کر اور لڑکوں جیسی ہی آزادی دے کر وہ اپنے تمدن تہذیب اور اخلاق کی قبر کھود رہے ہیں" اس کے بعد نہائت شرمناک واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "عورتوں کو اس قدر آزادی نہ دو کہ وہ شرم و حیا کے دائرہ سے بھی نکل جائیں۔ اور پتی برت دھرم کو بھی قید سمجھنے لگیں"۔

معاصر موصوف کا بیان ہے "تمام والدین کو جن کی نوجوان کنواری لڑکیاں لاہور کے کالجوں میں تعلیم پاتی ہیں۔ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ لاہور میں ہندو اور سکھ لڑکیاں نامناسب فضا میں پرورش پا رہی ہیں۔ اور انہیں دن رات ایسی تعلیم مل رہی ہے۔ جو انہیں نہ گھر کا چھوڑے گی نہ گھاٹ کا"۔

وہ مسلمان جو خواتین کے پردہ کے اسلامی حکم کے پابند ہیں انہیں خدا تعالےٰ کا شکر کرنا چاہیئے کہ اس نے اسلام جیسی نعمت سے انہیں بہرہ ور کیا۔ اور جو لوگ مسلمان کہلا کر پردہ کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ انہیں ہندوؤں اور سکھوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

ہٹلر کے انتہائی مظالم کا انجام

جنگ جوں جوں لمبی ہوتی جا رہی ہے۔ جرمنوں کے مظالم بھی نہائت خوفناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ میدان جنگ میں اور دوران جنگ میں جرمن جس وحشت اور درندگی سے کام لے رہے ہیں۔ اسے اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو ان ممالک کے بے بس اور بے کس لوگوں کو جن پر جرمنی جبراً مسلط ہو چکا ہے۔ جن ہولناک اذیتوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان ممالک میں نہ کسی کی عزت محفوظ ہے نہ مال و دولت اور نہ جان۔ جرمن ضابطہ اخلاق اور شرافت انسانی کی تمام مقتضیات کو بالائے طاق رکھ کر بدترین قسم کی درندگی سے کام لے رہے ہیں۔ حال میں انہوں نے ذرائے بہت سے بے گناہ شہریوں کو دو فوجی افسروں کے قاتلوں کا سراغ لگانے کے سلسلہ میں جس بے دردی سے ہلاک کیا ہے۔ اس کی وجہ سے ساری دنیا میں۔ ان کے خلاف انتہائی نفرت کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نازی مظالم کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے اعمال کی پاداش بھگت رہے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ جرمنی ظلم کی اس انتہاء کو پہونچ چکا ہے جس کے آگے تباہی ہی تباہی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس طرح پہلے کوئی ظالم اپنے مظالم کی پاداش اسی دنیا میں بھگتنے سے محفوظ نہیں رہا۔ اسی طرح ہٹلر اور اس کے ساتھی بھی عبرتناک انجام سے بچ نہ سکیں گے۔

خُدا کا خاص بندہ اور مولوی ثناء اللہ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (۳۱ اکتوبر) میں "دفتر اہلحدیث میں نقصان" کے عنوان سے لکھا ہے کہ "عید کے روز خالی وقت پا کر **اللہ کا کوئی خاص بندہ** کسی طریقہ سے دفتر میں داخل ہوا۔ اور ساڑھے تین سو روپے کے نوٹ لے کر چمپت ہوا۔ اس رقم میں اکثر حصہ مختلف خیراتی فنڈوں کا تھا جو احباب کی طرف سے پہونچا تھا"۔

ہمیں اس نقصان میں تو ہمدردی ہے۔ لیکن روپیہ لے کر چمپت ہونے والے کا ذکر جن الفاظ میں کیا گیا ہے۔ وہ قابل اصلاح ہیں۔ مولوی صاحب نے ساری عمر بقول خود مذہبی درس و تدریس میں صرف کر دی۔ مگر ابھی تک اتنا بھی معلوم نہ ہوا۔ کہ اللہ کا کوئی خاص بندہ چوری کا مرتکب نہیں ہوا کرتا۔ مسلمانوں کی گفتگو میں اللہ کے خاص بندہ سے مراد خدا کا نیک اور صالح بندہ ہوتا ہے۔ مگر نہ معلوم کس مصلحت کی بناء پر مولوی صاحب نے ایک چور کو اس طرح خطاب کیا ہے۔

پھر اس روپیہ کو مختلف خیراتی فنڈوں کا قرار دینے سے مولوی صاحب کی غرض تو یہ ہوگی۔ کہ شائد اس طرح چوری کرنے والے کو روپیہ واپس کر دینے پر آمادہ کر سکیں۔ یا اپنے لئے یہ صورت پیدا کر سکیں۔ کہ ضائع شدہ روپیہ آپ کو نہیں بھرنا چاہیئے۔ لیکن اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے مال مفت سمجھ کر اس کی حفاظت کا حق ادا نہ کیا۔ اور جن لوگوں نے انہیں اس روپیہ کا امین بنایا تھا۔ ان کو نقصان پہونچایا۔ مولوی صاحب کے اسی اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے اپنا ذاتی روپیہ کسی نہائت محفوظ جگہ رکھا ہوا تھا۔ مگر اس قدر احتیاط انہوں نے خیراتی فنڈوں کے روپیہ کے متعلق نہ کی ؛

آریہ سماج ختم ہو رہی ہے

وہ آریہ سماج جس نے مذہبی دنیا میں تہلکہ برپا کر دیا تھا۔ جو اس ادعا کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔ کہ تمام دنیا میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجائے گی۔ اور جس کا اعلان تھا۔ کہ وہ اوم کا جھنڈا مکہ میں گاڑے گی۔ آج اس کی کیا حالت ہے کسی مخالف کی زبانی نہیں۔ بلکہ کٹر آریہ اخبار "پرکاش" (۲ نومبر) کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"یہ بات لوگوں کے دل میں بیٹھتی جا رہی ہے۔ کہ آریہ سماج صرف چندہ اکٹھا کرنے والی سوسائٹی بن گئی ہے۔ غیر آریہ سماجی تو آریہ سماج سے نراش (بددل) ہو ہی رہے تھے۔ آریہ سماج کی سچی لگن رکھنے والے پرانے سیوک پرسپر کے جھگڑوں اور ویر ورودھ کو دیکھ کر پرتھک ہو رہے ہیں"۔

"چار آنے ماسک چندہ دینے والے ہم نام کے آریہ سماجی رہ گئے ہیں۔ کام کے سماجی نہیں رہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کو اپنے اخلاق سے متاثر نہیں کر سکتے"۔

"سچی بات یہ ہے کہ جو ہم کہتے ہیں خود اس پر عمل نہیں کرتے"۔

اخبار "پرکاش" نے یہ سطور "اجازت ہو تو کہوں" کے عنوان سے لکھے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ڈرتے ڈرتے کہا گیا ہے۔ اور حقیقت کے مقابلہ میں بہت کم کہا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ آریہ سماج بڑی سرعت کے ساتھ اس حالت کو پہونچ رہی ہے۔ جو اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت بتا دی تھی۔ جبکہ سماج بڑے جوبن پر تھی۔ اور جو یہ ہے کہ مذہبی لحاظ سے آریہ سماج کا جلد خاتمہ ہو جائے گا؛

مدینہ کی بجائے ہندوستان میں مرنے کی خواہش

ایک مولوی حسین احمد صاحب ہیں جو "مدنی" کہلاتے ہیں۔ کیونکہ کچھ عرصہ مدینہ میں رہ آئے ہیں۔ اور اب ہندوستان کی آل انڈیا جمعیۃ العلماء کے صدر ہیں۔ انہوں نے ایک کانگرسی جلسہ میں ہندوستان کو آزاد کرانے کی تحریک کرتے ہوئے کہا "میں ہندوستان میں پیدا ہوا ہوں۔ میں ہندوستان میں رہوں گا اور میری خواہش ہے کہ میں ہندوستان میں ہی مروں"۔ مگر یہ نہ بتایا کہ اس سے ہندوستان کو آزادی کیونکر حاصل ہو سکے گی۔ معلوم ہوتا ہے پہلے وہ مدینہ میں بھاڑ ہی جھونکتے رہے۔ وہاں سے کوئی برکت حاصل نہیں کر سکے۔ ورنہ مدنی کہلا کر ہندوستان میں مرنے کی آرزو نہ کرتے۔

وقف اوقات برائے تبلیغ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے کوئی وقت نہیں دیتا وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ ایسا ہی گنہگار ہے جیسے روزہ کا تارک گنہگار ہے۔ ایسا ہی گنہگار ہے جیسے حج کا تارک گنہگار ہے ایسا ہی گنہگار ہے جیسے زکوٰۃ کا تارک گنہگار ہے۔ ...... اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔" (الفضل ۱۹ ہجرت ۱۳۱۹ش)

پس میرے خادم بھائیو! ہمارا جو اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کے اشاروں پر چلنے کے دعویدار ہیں فرض ہے۔ کہ حضور کی اس زبردست تحریک کے بعد نہ صرف دیوانہ وار خود تبلیغ کے لئے نکلیں۔ بلکہ اپنے گردو پیش تمام چھوٹوں بڑوں میں جہاد کے لئے جانے کا ایک بے پناہ جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ خدانخواستہ اس اہم فرض کی ادائیگی میں غفلت سے ہمارے قلوب پر زنگ لگ جائے۔ ۲۰ ماہ نبوت کو آپ تحریک جدید کے جلسے کریں۔ ان میں جہاں آپ تمام مطالبات کو دہرائیں وہاں آپ یہ بھی بتائیں۔ کہ آپ نے اس ارشاد کی کہاں تک تعمیل کی ہے۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض غریب نادار صحابہ رضی اللہ عنہم جو مٹھی بھر جو کی ہی استطاعت رکھتے تھے۔ وہ منافقین اور دیگر دشمنان اسلام کے استہزاء سے بے پروا ہوکر اسے اپنے آقا علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ہچکچاتے نہ تھے۔ ایسے ہی اب اگر کوئی اپنی مجبوریوں کے باعث دو تین ماہ تبلیغ کے لئے وقف نہیں کرسکتا۔ تو ایک دو ہفتہ جو بھی وہ پیش کرسکتا ہے پیش کرنے میں تامل نہ کرے۔ کیا عجب ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی قلبی تڑپ کو دیکھ کر اس کی اس حقیر نذر کو قبول فرماتے ہوئے عظیم الشان نتائج کا حامل بنائے

خاکسار مشتاق احمد مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسجد احمدیہ کوئٹہ کی تعمیر اور احباب کا فرض

۱۲ اکتوبر کا دن کوئٹہ کی جماعت میں ایک تاریخی دن تھا۔ چونکہ جملہ دوستوں کو اس مبارک کام میں شامل ہونے کے لئے دعوت دی گئی۔ مسجد کی چھت پر چونکہ Linter ڈالنا تھا پہلے بجری سیمنٹ اور ریت ملانے کے لئے انجن سے چلنے والی مشین دس روپیہ یومیہ کرایہ پر منگائی گئی تھی۔ مگر چونکہ مزدوروں کے جمع کرنے میں دقت تھی۔ بمشکل ۲۸ مزدور جمع کئے۔ اور خدا کے فضل سے کام ۲ بجے شروع ہوا۔ چھت کا رقبہ قریباً سات سو فٹ مربعہ ہے۔ اس پر مصالحہ لگا کر پہنچانا آسان کام نہ تھا۔ معہ احباب جماعت کوئی پچاس نفوس کام میں لگائے گئے اور یہ انتظام کیا گیا۔ کہ ایک طرف سے مصالحہ سے بھری ہوئی تگاریاں جائیں۔ اور دوسری طرف سے خالی واپس آویں۔ کام اس قدر تیزی سے کیا گیا۔ کہ سورج غروب ہونے تک ۳/۴ چھت ڈالی گئی۔ احباب کو کام کرتے دیکھ کر سڑک پر لوگ کھڑے ہو جاتے۔ ایک سکھ نے مجھے آکر کہا۔ آپ نے وکیل ڈاکٹر اور بابو وغیرہ سب کو لگا رکھا ہے۔ احباب سب روزہ دار تھے۔ کام کی تیزی اور گرمی کے باعث تکان اور سب سے بڑھ کر پیاس کا لگنا قدرتی امر تھا۔ بعض احباب بار بار کلیاں کرتے۔ مگر خدا کے فضل سے پیاس اور تکان سے مرجھائے ہوئے چہرے روحانی لذت سے چمکتے تھے۔ اور احباب میں ایک نہ بجھنے والا جوش تھا۔ اللہ تعالیٰ ان اعزازی مزدوروں پر اپنی ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ان کے بیوی بچوں پر رحم کرے۔ اور انکو ہر طرح سے بخیر کرے۔ کہ انہوں نے اس اخلاص سے کام کیا۔ جس کی وجہ سے میرا دل جذبات شکر سے پُر ہے۔ جوں جوں سورج آخری منزل پر پہنچ رہا تھا۔ تو احباب میں تازہ جوش اٹھتا تھا۔ اگر روزہ افطار نہ کرنا ہوتا۔ تو شائد احباب کو روکنا مشکل ہوتا۔ آخر مجبوراً روزہ افطار کرنے کے لئے کام پندرہ منٹ بند کرنا پڑا۔ کام پھر شروع ہوا۔ مگر مزدوروں نے جو سب مسلمان تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد کام سے جواب دے دیا۔ اور اس بات نے احباب کے جوش اور اخلاص کو اور تیز کر دیا۔ کیونکہ یہ سب کو معلوم ہوچکا تھا کہ یہ کام سارا ختم ہونا چاہیئے ورنہ چھت میں ایسا نقص واقع ہوگا۔ جو پھر دُور نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ احباب کی ہمت سے سارا کام نو بجے کے قریب ختم ہوا۔ بعد ازاں احباب سمیت لمبی دعا کی گئی۔ جن احباب نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مرزا محمد صادق صاحب۔ میرزا محمد فاضل صاحب۔ خاکسار فیض الحق خاں۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب آڑھتی۔ ملک کرم الٰہی صاحب وکیل۔ ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب۔ ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب۔ میاں محمد عبد اللہ صاحب ڈار۔ شیخ محمد اشرف صاحب۔ ماسٹر رحمت اللہ صاحب۔ ماسٹر عبد الکریم صاحب۔ بابو احمد اللہ خانصاحب۔ میاں غلام دین صاحب عزیز محمد راشد صاحب ولد مرزا محمد صادق صاحب۔ قاضی محمد یوسف صاحب۔ مستری محمد یعقوب صاحب میاں فضل الدین صاحب۔ عزیز شمس الحق خانصاحب ولد ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب۔ منشی عبد الحمید خان صاحب۔ ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب۔ بعض غیر احمدی احباب مثلاً میاں محمد شریف صاحب۔ میاں محمد ہاشم صاحب میاں سردار خاں صاحب۔ میاں اللہ دتہ صاحب نے بھی حصہ لیا۔ مسجد خدا کے فضل سے اب قریباً دس دن تک استعمال کیلئے تیار ہو جائیگی۔ اندر کے پلستر شروع ہیں۔ بعض بیرونی احباب نے امداد کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ براہ نوازش وہ جلد وعدوں کو پورا کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور تمام احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ مندرجہ بالا احباب کے لئے دعا فرماویں۔ اور نیز مسجد احمدیہ کوئٹہ کے ہر طرح بابرکت۔ مضبوط۔ جماعت کی تربیت کا باعث اور ہدایت اور تبلیغ کا ذریعہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا کے خاص فضل سے حال ہی کے شدید زلزلوں سے ہماری مسجد کو کوئی نقصان نہیں پہنچا حالانکہ اس سے مضبوط تر بعض عمارتوں کا تھوڑا نقصان ہوا۔ (خاکسار فیض الحق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

شیخ محمد لطیف صاحب متوطن گوجرانوالہ حال دہلی توجہ کریں

شیخ محمد لطیف صاحب کے خلاف محکمۂ قضاء نے مبلغ ۵۶ روپے کی ڈگری منیجر صاحب جنرل سروس کمپنی کے حق میں بابت کرایہ دستکاری سکول قادیان مورخہ ۴۱/۷/۱۰ کو صادر کی تھی۔ شیخ صاحب سے حسب فیصلہ قضاء زر ڈگری کا بار بار مطالبہ کیا گیا۔ مگر انہوں نے اس کی ادائیگی نہیں کی۔ علاوہ ازیں انہوں نے حسب اقرار خود مبلغ دس روپے ماہوار کے حساب سے بحساب ماسٹر غلام نبی صاحب چغتائی باقاعدگی سے ادائیگی نہیں کی۔ اور اب تک ان کے ذمہ مبلغ ۳۰ روپے واجب الادا ہو چکے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ھٰذا انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر شیخ محمد لطیف صاحب اس اعلان کی اشاعت کے بعد ۱۵ یوم کے اندر اندر بقایا ۳۰ روپے بحساب غلام نبی صاحب ارسال نہیں کریں گے اور منیجر صاحب جنرل سروس کمپنی کے ڈگری کی معقول اور معین صورت ادائیگی اس عرصہ میں نظارت ھٰذا میں پیش نہیں کریں گے۔ تو مجبوراً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی جائے گی۔ کہ شیخ محمد لطیف صاحب حال ساکن دہلی منیجر زکریہ صنعتی سکول قادیان کو جماعت احمدیہ سے خارج فرمایا جائے۔ ناظر امور عامہ

وصایا کی منسوخی کا اعلان!

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ کی گئی ہیں۔ حسب قاعدہ ۵۰۹/ب ان سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائے۔ جب تک یہ توبہ نہ کریں۔ یا بقایا ادا کرکے وصیت بحال نہ کرالیں۔

(۱) نبی بخش صاحب نمبر ۹۵۰ ہرنبس پورہ (۲) ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب نمبر ۹۲۰ مہرولی دہلی

(۳) شیخ [illegible] صاحب [illegible] گجرات [illegible] نمبر ۱۰۱۸ [illegible] (۴) [illegible]

احباب سے ضروری التماس

"الفضل" مورخہ ۳۰ ر ۳۱ ر اکتوبر ۱۹۴۱ء میں ان احباب کے اسماء گرامی شائع ہو چکے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہے۔ یا قریب الاختتام ہے۔ امید ہے تمام احباب جلد سے جلد چندہ ارسال کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ جن احباب کی طرف سے ۱۰ رنومبر ۱۹۴۱ء تک چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب وصول نہ ہوگا۔ ان کے نام وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم احباب سے التجاء کرتے ہیں۔ کہ وہ انہیں وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ کاغذ کی شدید گرانی نے ہماری کمریں توڑ رکھی ہیں۔ لہذا انہیں چاہیئے۔ کہ اس نہایت ہی نازک دور میں ہر ممکن تعاون فرمادیں اور حتی الامکان ہمیں نقصان سے بچادیں۔

(منیجر)

مجرب اور خالص ادویہ

تریاق کبیر!

یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد دانت کی درد۔ گلے کی درد سینہ کی درد۔ اسہال۔ سوء ہضم وغیرہ کے مریضان کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے کو ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ اس کا ہر گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۸ ر درمیانی شیشی عہ بڑی شیشی ۸ عہ

اس کے مفید ہونے کے متعلق ذیل کا سرٹیفیکیٹ ملاحظہ فرمائیں:-

مکرمی محترمی جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"میں نے تریاق کبیر کو خود بھی استعمال کیا ہے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی استعمال کرایا ہے۔ میں نے اس کو بہت فائدہ مند پایا ہے۔ اللہ تعالے موجد کو دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے۔"

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

YOUR WORLD—on your Table!

آپ اس خوشی اور تحفظ کے احساس کا تصور فرمائیں جو آپ کو اس وقت حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ آپ ایک سیکنڈ کے نوٹس پر اپنے دوست سے، ڈاکٹر سے، کیمسٹ سے، دکاندار سے، پولیس سے صرف اپنے ٹیلیفون کے کسی نمبر کو ڈائل کر کے گفتگو کر سکتے ہیں

ٹیلیفون حاصل کر کے اپنی زندگی کو آسان بنائیں

نرخ

(سوائے احمد آباد، بمبئی، کلکتہ، کراچی، مدراس سٹی ٹیلیفون سسٹم کے)

ماہوار:- ۱۶ روپے سے ۱۸ روپے تک

سالانہ:- ۱۶۸ روپے سے ۱۹۲ روپے تک

کم سے کم عرصہ دو ماہ

لگوانے کی فیس دس روپیہ

IT PAYS TO OWN A

TELEPHONE

"الفضل" کی توسیع اشاعت کیلئے

کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اگر آپ خریدار ہیں تو اپنے حلقہ میں دوسروں کو خریداری کی تحریک فرمادیں۔ اگر خریدار نہیں تو خریدار بنیں۔

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔ عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۳ر نومبر۔ آج روس کے سرکاری اعلان میں مان لیا گیا ہے۔ کہ جنوبی محاذ پر جرمن فوجیں روسی صفوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ کس مقام پر صفوں کو توڑا گیا ہے۔ تاہم کہا گیا ہے کہ انہیں آگے بڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ کل تمام دن کریمیا میں گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ ماسکو پر گذشتہ تین روز سے جرمن حملوں کا زور گھٹ گیا ہے مگر اعلان میں یہ بھی مان لیا گیا ہے۔ کہ اس محاذ پر دشمن کو مزید کمک پہنچ گئی ہے اور وہ بہت جلد زور کا حملہ کرنے والا ہے فی الحال جرمن فوجیں تولا کے پاس رُکی پڑی ہیں۔ اور اس شہر کے لئے نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ خدشہ ہے۔ کہ جرمن پیچھے کی طرف سے اس شہر پر حملہ نہ کر دیں۔ لینن گراڈ کے محاذ پر فنی افواج پیچھے کی طرف ہیں۔ اور جرمن فوجیں کوشش کر رہی تھیں کہ ان سے جا ملیں۔ مگر کامیاب نہیں ہو سکیں۔ انہوں نے کئی بار دریائے نودا کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہر بار ناکام رہیں۔

برلین ۳ر نومبر۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن فوجیں کریمیا کے دارالسلطنت پر قابض ہو چکی ہیں۔ اور اب اس کی مشہور بندرگاہ سبسٹاپول کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ اب وہ اس سے صرف چالیس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جرمن طیاروں نے اس پر زبردست بمباری کی۔ ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ شمال میں جائیلا کی پہاڑیوں پر بھی قابض ہو چکے ہیں۔ روسیوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ انہوں نے کالینن کی ایک نواحی بستی پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ روس کے خلاف مدد دینے کے عوض رومانیہ نے جرمنی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ یوکرین کا ایک حصہ اُسے دیا جائے نیز ٹرانسلوینیا بھی واپس دلایا جائے۔ جرمنی اس کے متعلق کیا کہتا ہے۔ یہ ابھی پتہ نہیں۔

سائیگان ۲ر نومبر۔ ایران۔ روس اور برطانیہ کے نمائندوں نے ایک اہم معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں۔ جس کا مقصد کاکیشیا کی حفاظت کے لئے مشترکہ تیاری کرنا ہے۔ محوری اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ ایران اور برطانیہ کی فوجیں دو ہفتہ کے اندر کاکیشیا پر حملہ کر دینگی روس کو ہزاروں ٹن سامان جنگ روزانہ پہنچ رہا ہے۔

دہلی ۲ر نومبر۔ جنرل ویول اپنے سٹاف کے ہمراہ آج صبح سنگاپور پہنچ گئے۔ آپ وہاں مشرق بعید کی برطانی افواج کے کمانڈر انچیف سے ملیں گے۔

انقرہ ۲ر نومبر۔ ایک امریکن جنگی جہاز کی آئس لینڈ کے قریب تباہی کے بعد جرمنی اور امریکہ کے تعلقات بہت نازک مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں۔ اور جرمن جاپان پر زور دے رہے ہیں۔ کہ امریکہ سے تعلقات قطع کر دے۔ ربن ٹراپ نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ جاپان کو موجودہ پالیسی جلد ترک کرنی پڑے گی۔

انقرہ ۲ر نومبر۔ بلغاریہ اور فن لینڈ کی پالیسی سے روسی حلقے اب بالکل مایوس ہو چکے ہیں۔ اسلئے سوویٹ گورنمنٹ نے برطانی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ ان دونوں ملکوں کو دشمن قرار دے کر ان پر حملہ کرے

دہلی ۲ر نومبر۔ حکومت ہند نے بی۔ این۔ آر اور اودھ۔ روہیلکھنڈ ریلوے کو خرید لینے کا فیصلہ کر لیا ہے سنٹرل ریلوے ایڈوائزری کونسل کے اجلاس میں اس پر باقاعدہ غور ہوگا۔

دہلی ۲ر نومبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس نے گندم کی قیمت پر کنٹرول کا فیصلہ کر لیا ہے۔ گو ابھی تک اس کے متعلق تفصیلی پروگرام نہیں بنایا۔ تاہم تاجروں اور عوام کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت لائلپور اور ہاپوڑ کی منڈیوں کی سٹینڈرڈ حاضر گندم کا نرخ زیادہ سے زیادہ ۴/۶ مقرر کرنا چاہتی ہے۔ یہ نرخ اگست ۱۹۳۹ء کے نرخ سے دوگنا کے قریب ہے اور گذشتہ نو سالوں میں جو اوسط قیمت رہی ہے۔ اس سے دو روپے فی من زیادہ ہے۔

لنڈن ۳ر نومبر۔ سویڈن ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کریمیا اور بحیرہ ازوف کے مفتوحہ علاقوں میں جرمن پیراشوٹ فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ غالباً انہیں کاکیشیا کے تیل کے چشموں پر اتارا جائے گا۔ فوجی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ جرمن فوجیں اس ہفتہ کے اندر اندر کاکیشیا پر ہلہ بول دیں گی۔

ماسکو ۱۳ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ موسیو سٹالن اپنے سٹاف کے ساتھ بخیریت نئے دارالسلطنت میں پہنچ گئے ہیں۔ وسطی محاذ کے روسی کمانڈر مارشل سیوسکا کو روسی ہائی کمانڈ کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ آپ سابق زار کی حکومت میں چیف آف دی جنرل سٹاف تھے۔

لنڈن ۲ر نومبر۔ برطانی پبلک کی طرف سے جن میں متعدد ممبران پارلیمنٹ بھی شامل ہیں۔ مسٹر چرچل کو ایک میمورنڈم بھیجا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ روس کو جو مدد دی جا رہی ہے۔ وہ ناکافی ہے۔ ہم اس جنگ میں جو دراصل روس اور برطانیہ کی مشترکہ جنگ ہے۔ برابر کا حصّہ نہیں لے رہے۔ ہمیں چاہیئے کہ جرمن مقبوضات پر زوردار ہوائی حملے کریں۔ اور اپنی فوجوں و ہوائی جہازوں کو کاکیشیا کے علاقہ میں بھیجیں۔ ناروے بلجیم اور یونان وغیرہ کی مدد کے وقت ہم بہت سرگرم تھے۔ مگر اب ویسے نہیں۔

لنڈن ۳ر نومبر۔ روس کی جنگ کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ تمام علاقوں میں روسی فوجیں ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور انہوں نے جرمن فوجوں کو نہ صرف ماسکو کے محاذ پر روک رکھا ہے بلکہ جنوبی محاذ پر بھی بہت ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ کریمیا میں بھی گھمسان کی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ جرمن فوجیں خشکی کے رستہ بھی سبسٹاپول پر چڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تولا کو جانیوالے تمام رستوں پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ہٹلر چاہتا ہے کہ کڑاکے کی سردیاں شروع ہونے سے قبل کوئی فیصلہ ہو جائے۔ اس لئے ٹینک پر ٹینک۔ توپ پر توپ اور فوج پر فوج میدان میں لا رہا ہے۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب لڑائی نہایت نازک مرحلہ پر ہے۔ کالینن میں حالت اچھی ہے روسیوں نے اسے گھیر لیا ہے لینن گراڈ میں ماسکو سے برابر ہوائی ڈاک آتی اور جاتی ہے۔

ٹوکیو ۳ نومبر جاپانی اخبارات نے آج امریکہ کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے۔ ایک نے امریکن گورنمنٹ کو مشورہ دیا ہے کہ اپنے رویہ کو بدل لے۔ کہ اسی پر امن کا دارومدار ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ہر بات کی ایک حد ہوتی ہے۔ اب امریکہ سے سمجھوتہ کا وقت گزر چکا ہے۔

سنگاپور ۔۳ نومبر جنرل ویول نے جو یہاں آئے ہوئے ہیں۔ مسٹر ڈف کوپر سے ملاقات کی۔

لنڈن ۳ر نومبر۔ آسٹریلیا کی حکومت کے نمائندہ نے آج ایک بیان میں کہا کہ میری حکومت نے برطانیہ کی پوری امداد کرنے کا پکا ارادہ کر رکھا ہے۔

لنڈن ۔۲ر نومبر برطانوی گورنمنٹ نے اپیل کی تھی۔ کہ غیر اہم صنعتی کارخانے بند کر دیئے جائیں۔ یا یکجا کر دیئے جائیں۔ اور اس طرح جنگی سامان کے کارخانوں کے لئے مزدور مہیا کئے جائیں۔ اس پر اب تک چار ہزار کارخانے عمل کر چکے ہیں۔ اور اس طرح قریباً ۱½ لاکھ مزدور جنگی کارخانوں میں کام کے لئے مل گئے ہیں۔ اس تحریک کے ماتحت پچاس کارخانوں نے اپنا کاروبار بالکل بند کر دیا ہے۔ اور تمام سامان جنگی سامان کی تیاری کے کام میں لانے کے لئے پیش کر دیا ہے۔

دہلی ۲ر نومبر آغاز سے ۲۵ر اکتوبر ۱۹۴۱ء تک ہندوستان کے دفاعی قرضہ کی مجموعی رقم بانوے کروڑ باسٹھ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ تک جا پہونچی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر :۔ غلام نبی